Regd No. S 1911

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

روزنامہ

المصلح

منگل

۳۰ ذوالقعدہ ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی - اے

جلد ۶ | ۱۱ ظہور ۱۳۳۲ ہش - ۱۱ اگست ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۱۲

روس اور ایران کی حکومتیں دوستانہ تعلقات کو مضبوط کرنے کے لئے مشترکہ کمیشن بنانے پر رضامند ہو گئیں

تہران ۱۰ اگست۔ روس اور ایران کی حکومتیں دونوں ملکوں میں دوستانہ تعلقات کو مضبوط کرنے کے لئے تہران میں ایک مشترکہ کمیشن بنانے پر رضامند ہو گئی ہیں۔ یہ کمیشن تمام باہمی اختلافات کو دور کرنے اور مالی سرحدی اور دوسرے معاملات کو حل کرنے میں مدد دے گا۔

حکومت ایران کی تعمیر کرنے والی کمپنیوں کو پیشکش

تہران ۱۰ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ایران نے ان کمپنیوں کو جو ایران میں تعمیر کا کام کر رہی ہیں پیشکش کی ہے کہ وہ اپنا معاوضہ آبادان میں خام تیل کی شکل میں لے لیا کریں۔ یہ تیل آدھی قیمت پر دیا جائیگا پتہ چلا ہے کہ ایرانی کمپنیاں اس پیشکش پر غور کر رہی ہیں۔ حکومت ایران نے ان کمپنیوں سے یہ بھی کہا ہے کہ وہ تیل کو لے جانے کے لئے تیل بردار جہازوں کا انتظام کر لیں۔

شیخ عبداللہ کو ریاست جموں و کشمیر میں امن کی خاطر گرفتار کیا گیا ہے

کشمیر کی تازہ صورت حال کے بارہ میں پنڈت نہرو کا ہندوستانی ایوان عام میں بیان

نئی دہلی ۱۰ اگست آج وزیر اعظم ہندوستان پنڈت جواہر لال نہرو نے کشمیر میں رونما ہونے والے تازہ حالات کا ایوان عام میں جائزہ لیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ہند اس معاملہ میں مداخلت کرنا نہیں چاہتی۔ اور وہ اس کو ریاست کا اندرونی معاملہ سمجھتی ہے۔ اس لئے وہ اس میں دخل نہیں دے سکتی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی پالیسی پہلے کی طرح اب بھی وہی ہے جو پہلے تھی اور حکومت ہند نے ریاست کے لوگوں سے جو وعدے کر رکھے ہیں۔ انہیں پورا کیا جائے گا۔ پنڈت نہرو نے بخشی غلام محمد کے رویہ کی حمایت کی۔ انہوں نے افسوس ظاہر کیا کہ ان کے ۲۰ سالہ پرانے ساتھی بعض مجبوریوں کے تحت نظر بند کریں گے۔ اور فی الحال انہیں نظر بند ہی رکھا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ شیخ عبداللہ کو ریاست کے مفاد کے پیش نظر حراست میں لیا گیا ہے۔ کیونکہ ریاست کے مفاد کو کئی طرح کے خطرات درپیش ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ شیخ عبداللہ اور ان کے ساتھیوں کو ادھم پور گیسٹ ہاؤس میں نظر بند کیا گیا ہے۔ شیخ عبداللہ کی گرفتاری کے بعد سرینگر میں ہونے والے واقعات کا جائزہ لیتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ کل صبح سرینگر میں احتجاجی جلوس نکلنے شروع ہوئے۔ کچھ دیر کے بعد جلوس تشدد پر اتر آیا۔ اور اس نے رضاکاروں اور پولیس پر پتھر پھینکنے شروع کئے جس پر پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ پولیس نے کل ۴ مرتبہ گولی چلائی جس سے ۳ آدمی ہلاک اور ایک آدمی زخمی ہو گیا۔ ایک ہلاک ہو گیا۔ اس کی لاش شہر میں پھرائی گئی۔ پنڈت نہرو نے بتایا۔ کہ گولی چلانے میں بھارتی فوج کا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ بلکہ جو کچھ کیا ہے۔ ریاستی پولیس اور ملیشیا نے کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ کل شام تک صورت حال کافی حد تک قابو میں آگئی تھی۔ آپ نے بتایا۔ کہ حکومت ہندوستان ہمیشہ اس بات کی حامی رہی ہے۔ کہ ریاست کو ایک خاص پوزیشن حاصل ہے۔ اور اس کو پورے طور پر ہندوستان میں مدغم کرنے کی تحریک ہر حالت میں غیر مناسب ہے۔ انہوں نے شیخ عبداللہ اور ان کے حامیوں کے اس رویہ پر بھی افسوس ظاہر کیا۔ کہ ریاست کے ہندوستان سے گہرے تعلقات نہیں ہونے چاہئیں۔

ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ نے خبر دی ہے کہ شیخ عبداللہ کے حامی عناصر کو کچلنے کے لئے بھارتی اور ڈوگرہ دستے طلب کر لئے گئے۔ سرحد پر اور سرحد کے آس پاس سخت نگرانی کی جا رہی ہے۔ سرینگر کے قریب جنگل میں بھارتی فوج اور ریاست کے

انڈونیشیا ہالینڈ سے یونین برقرار نہیں رکھے گا

کراچی کے ہوائی اڈہ پر وزیر اعظم انڈونیشیا کا بیان

کراچی ۱۰ اگست۔ انڈونیشیا کے وزیر اعظم مسٹر علی سالسترومی جوجورات امریکہ سے انڈونیشیا جاتے ہوئے کراچی میں پہنچے۔ ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے ملاقات کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ انڈونیشیا ہالینڈ کے ساتھ یونین قائم نہیں رکھے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت میں تبدیلی کی وجہ سے ان کی خارجہ پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ ویسٹ نیوگنی کے مستقبل کے متعلق ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا ہالینڈ اور انڈونیشیا کے درمیان اس سوال کے بارہ میں تعطل پیدا ہو گیا۔ انڈونیشیا کے وزیر اعظم ہوائی اڈہ سے سیدھے وزیر اعظم مسٹر محمد علی کی قیامگاہ پر پہنچے اور وہاں ان سے ۴۵ منٹ تک بات چیت کی۔ وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان بھی اس بات چیت کے وقت موجود تھے وزیر اعظم انڈونیشیا آج صبح کراچی سے جکارتا روانہ ہو گئے۔

لیفٹیننٹ جنرل ناصر علی خان کو نائب کمانڈر انچیف مقرر کر دیا گیا

کراچی ۱۰ اگست۔ پاکستانی فوج کے چیف آف سٹاف لیفٹیننٹ جنرل ناصر علی خان کو پاکستانی بری افواج کا نائب کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا ہے۔ وہ تاحکم ثانی چیف آف سٹاف کے عہدہ پر بھی برقرار رہیں گے۔

روسی وزیر اعظم کی پاکستان کے ساتھ دلچسپی

ماسکو ۱۰ اگست سویٹ روس کے وزیر اعظم مسٹر مالنکوف نے سپریم سویٹ کے اجلاس میں پاکستان کے ساتھ تعلقات بڑھانے کی اہمیت پر بڑا زور دیا۔

انڈونیشیا کی جدوجہد آزادی میں حصہ لینے والے پاکستانی واپس پاکستان آ رہے ہیں

جکارتا ۱۰ اگست انڈونیشیا کی آزادی کی جدوجہد میں جن پاکستانیوں نے حصہ لیا تھا وہ اب پاکستان واپس آ رہے ہیں۔ انڈونیشیا کے دارالحکومت میں ان کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی گئی جس میں آزادی کی جدوجہد میں ان کی خدمات کو سراہا گیا۔

ایرانی مجلس میں ڈاکٹر مصدق کے مخالف ممبروں کی اقوام متحدہ سے شکایت

تہران ۱۰ اگست ایرانی مجلس میں ڈاکٹر مصدق کے مخالف ممبروں نے اقوام متحدہ سے شکایت کی ہے کہ ڈاکٹر مصدق کی باغی حکومت انسانی حقوق کی خلاف ورزی کر رہی ہے۔ ان ممبروں نے مجلس کی عمارت میں پناہ لے رکھی ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ کے نام ایک پیغام میں انہوں نے کہا ہے کہ ہماری زندگی خطرہ میں ہے۔ اور ایرانی مجلس توڑنے کے لئے ڈاکٹر مصدق نے پچھلے پیر کو تہران میں جو رائے شماری کرائی تھی وہ مضحکہ خیز ہے۔

روس میں ہائیڈروجن بم کی موجودگی سے مجھے کوئی تعجب نہیں ہوا

فرانسیسی ایٹمی کمیشن کے ایک رکن کا بیان

پیرس ۱۰ اگست۔ فرانسیسی ایٹمی کمیشن کے ایک رکن پروفیسر کیوری نے کہا ہے کہ مجھے روس کے وزیر اعظم مالنکوف کے اس بیان سے کوئی تعجب نہیں ہوا۔ کہ روس نے بھی ہائیڈروجن بم تیار کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ روس میں بڑے بڑے سائنسدان اور اچھے سامان سے لیس تجربہ گاہیں موجود ہیں

کینیڈا میں عام انتخابات

اوٹاوہ ۱۰ اگست۔ کینیڈا میں آج عام انتخابات ہو رہے ہیں۔ یہ انتخابات اس بنیاد پر ہو رہے ہیں۔ کہ موجودہ حکومت میں تبدیلی کرنی چاہیئے یا نہیں۔ یاد رہے کہ اس وقت کینیڈا میں لبرل پارٹی کی حکومت ہے۔ جو گزشتہ اٹھارہ سال سے برسراقتدار ہے

برطانیہ اور لیبیا کے معاہدہ پر عزام بے کی نکتہ چینی

قاہرہ ۱۰ اگست۔ عرب لیگ کے سابق سیکرٹری جنرل عزام بے نے برطانیہ اور لیبیا کے فوجی اور اقتصادی معاہدہ پر کڑی نکتہ چینی کی ہے۔ انہوں نے قاہرہ میں کہا ہے کہ لیبیا کو سامراج کے منصوبوں سے بچانے کے سلسلہ میں عرب لیگ کو مداخلت کرنے کا حق حاصل ہے۔

سر مرزا اسمٰعیل کی کراچی میں آمد

کراچی ۱۰ اگست۔ ریاست حیدرآباد اور میسور کے سابق وزیر اعظم سر مرزا اسمٰعیل کراچی پہنچ گئے۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کی

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۱۱ ظہور ھ ۱۳۳۲

"جاوید نامہ" کا ایک اقتباس

ذیل میں ہم علامہ اقبال مرحوم کی مشہور و معروف فارسی تصنیف "جاوید نامہ" سے ایک اقتباس درج کرتے ہیں۔ علامہ موصوف نے اپنی اس تصنیف میں اپنے ایک خیالی آسمانی سفر کے کوائف بیان فرمائے ہیں۔ گویا آپ حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ کی روح پر فتوح کی رہنمائی میں مختلف افلاک، فلک قمر۔ فلک عطارد۔ فلک زہرہ۔ فلک مریخ۔ فلک مشتری۔ فلک زحل اور اس سوئے افلاک کی سیر فرماتے ہیں۔ پھر آپ کی مختلف گذرے ہوئے لوگوں سے ملاقاتیں ہوتی ہیں۔ جن سے آپ مختلف مسائل حکمت پر گفتگو فرماتے ہیں۔ آپ نے اس خیالی سفر میں اپنا نام "زندہ رود" رکھا ہے۔

یہ تصنیف در اصل اٹلی کے مشہور شاعر ڈانٹے کی تصنیف Divine Comedy کے جواب میں ہے۔ ڈانٹے کی یہ تصنیف مغربی لٹریچر میں خاص مقام رکھتی ہے۔ ڈانٹے نے غالباً اپنی یہ تصنیف بعض مسلم مصنفین سے جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے معراج کا حال بیان کیا ہے۔ متاثر ہو کر لکھی تھی۔ نہ تو ڈانٹے کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ جو کچھ اس نے بیان کیا ہے۔ وہ مکاشفہ تھا۔ اور نہ ہی علامہ اقبال مرحوم کا یہ دعویٰ ہے۔ بلکہ دونوں کے اپنے اپنے خیال کی پرواز کا نتیجہ ہیں۔ جو اقتباس ہم ذیل میں درج کر رہے ہیں۔ یہ واقعہ "فلک مشتری" کا ہے۔ جہاں "زندہ رود" یعنی علامہ اقبال مرحوم عالم خیال میں حضرت منصور رح۔ حضرت غالب دہلوی۔ اور قرۃ العین طاہرہ بہاء اللہ کی مشہور جاں نثار مریدہ کی روحوں سے دوچار ہوتے ہیں۔ اور ان سے بعض مسائل کی تشریح و توجیہہ پر گفتگو فرماتے ہیں۔ ہم یہاں غالب اور حلاج رح کے ساتھ آپ کے جو سوال و جواب ہوئے ہیں۔ ان کا کچھ حصہ درج کریں گے۔ پہلے ہم صرف متن دیں گے۔ اور ترجمہ بعد میں۔

نوٹ:۔ یہ کتاب تقریباً "تمثیل" (ڈراما) کے رنگ میں لکھی گئی ہے۔ "زندہ رود" یعنی خود علامہ اقبال مرحوم اور مولانا روم کے کردار تو مستقل ہیں۔ باقی کردار حالات کے مطابق بدلتے رہتے ہیں۔ جو اقتباس ہم دے رہے ہیں۔ ان میں جن کرداروں نے حصہ لیا ہے۔ وہ حسب ذیل ہیں:۔

(۱) زندہ رود ۔ علامہ اقبال۔ (۲) حلاج ۔ حضرت منصور رح حلاج مشہور صوفی جن کو انا الحق کہنے کے جرم میں حکومت وقت نے سولی دی تھی۔ (۳) غالب ۔ مشہور دہلوی شاعر۔ ملاحظہ ہو:

زندہ رود ۔ صد جہاں پیدا دریں نیلی فضاست ✤ ہر جہاں را اولیا و انبیاست؟
غالب ۔ نیک بنگر اندریں بود و نبود ✤ پے بہ پے آید جہاں ہا در وجود
ہر کجا ہنگامۂ عالم بود ✤ رحمۃ للعالمینے ہم بود

زندہ رود ۔ فاش تر گو زانکہ فہمم نارساست
غالب ۔ ایں سخن را فاش تر گفتن خطاست
زندہ رود ۔ گفتگوئے اہل دل بے حاصل است؟
غالب ۔ نکتہ را بر لب رسیدن مشکل است

زندہ رود ۔ تو سراپا آتش از سوز طلب ✤ بر سخن غالب نیائی اے عجب
غالب ۔ خلق و تقدیر و ہدایت ابتداست ✤ رحمۃ للعالمینی انتہاست
زندہ رود ۔ من نہ دیدم چہرۂ معنی ہنوز ✤ آتشے داری اگر ما را بسوز
غالب ۔ اے چو من بینندۂ اسرار شعر ✤ از سخن افزون تر است اظہار شعر
شاعراں بزم سخن آراستند ✤ ایں کلیماں بے ید بیضاستند
آنچہ تو از من بخواہی کافری است ✤ کافری کو ماورائے شاعری است
حلاج ۔ ہر کجا بینی جہان رنگ و بو ✤ آں کہ از خاکش بروید آرزو
یا ز نور مصطفےٰ او را بہاست ✤ یا ہنوز اندر تلاش مصطفےٰ است
زندہ رود ۔ از تو پرسم گرچہ پرسیدن خطاست ✤ سر آں جوہر کہ نامش مصطفےٰ است
آدمے یا جوہرے اندر وجود ✤ آنکہ آید گاہے گاہے در وجود
حلاج ۔ پیش او گیتی جبیں فرسودہ است ✤ خویش را خود عبدہٗ فرمودہ است
عبدہٗ از فہم تو بالاتر است ✤ زانکہ او ہم آدم و ہم جوہر است
جوہر او نے عرب نے اعجم است ✤ آدم است و ہم ز آدم اقدم است
عبدہٗ صورت گر تقدیر ہا ✤ اندرو ویرانہ ہا تعمیر ہا
عبدہٗ ہم جانفزا ہم جانستاں ✤ عبدہٗ ہم شیشہ ہم سنگ گراں
عبد دیگر عبدہٗ چیزے دگر ✤ ما سراپا انتظار او منتظر
عبدہٗ دہر است و دہر از عبدہٗ ست ✤ ما ہمہ رنگیم او بے رنگ و بوست
عبدہٗ با ابتدا بے انتہاست ✤ عبدہٗ را صبح و شام ما کجاست!
کس ز سر عبدہٗ آگاہ نیست ✤ عبدہٗ جز سر الا اللہ نیست
لا الٰہ تیغ و دم او عبدہٗ ✤ فاش تر خواہی بگو ہو عبدہٗ
عبدہٗ چند و چگون کائنات ✤ عبدہٗ راز درون کائنات
مدعا پیدا نگردد زیں دو بیت ✤ تا نہ بینی از مقام ما رمیت

بگذر از گفت و شنود اے زندہ رود
غرق شو اندر وجود اے زندہ رود

زندہ رود ۔ کم شناسم عشق را ایں کار چیست؟ ✤ ذوق دیدار است؟ بس دیدار چیست؟
حلاج ۔ معنی دیدار آں آخر زماں ✤ حکم او بر خویشتن کردن رواں
در جہاں زی چوں رسول انس و جاں ✤ تا چو او باشی قبول انس و جاں
باز خود را بیں ہمیں دیدار اوست ✤ سنت او سرے از اسرار اوست

ترجمہ:۔ زندہ رود ۔ اس نیلی فضا میں سینکڑوں جہان پیدا ہیں۔ کیا ہر جہان کے لئے اولیا اور انبیاء ہوتے ہیں؟

غالب ۔ اس ہستی و نیستی کے عالم میں خوب غور سے دیکھو کہ پے بہ پے (نئے نئے) جہان معرض وجود میں آ رہے ہیں۔ جہاں کہیں ہنگامہ عالم بپا ہوگا ایک رحمۃ للعالمین بھی وہاں ضرور ہوگا۔

زندہ رود ۔ ذرا صاف صاف لفظوں میں بیان فرمایئے میرا فہم نارسا ہے۔

غالب ۔ اس بات کو زیادہ صاف لفظوں میں بیان کرنا خطا ہے۔

زندہ رود ۔ کیا اہل دل کی باتیں بے فائدہ ہیں؟

غالب ۔ اس نکتہ کا زبان پر آنا مشکل ہے۔

زندہ رود ۔ آپ تو سوز تلاش کی وجہ سے سراپا آتش ہیں آپ بھی بات پر قابو نہ پائیں تو تعجب کی بات ہے۔

غالب ۔ خلق۔ تقدیر۔ ہدایت۔ یہ ابتدائی چیزیں ہیں۔ مگر انتہا رحمۃ للعالمینی ہے۔

زندہ رود ۔ میں نے ابھی تک معنے کا چہرہ نہیں دیکھا یعنے آپ کی بات کا مطلب نہیں سمجھا۔ اگر آپ کے پاس آتش کا شعلہ ہے تو ہمیں بھی پھونک دو

غالب ۔ اے کہ میری طرح شعر کے بھیدوں کو تم بھی دیکھنے والے ہو۔ یہ بات شعر کی لڑی سے زائد ہے یعنے اس کو شعر میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ شاعروں نے بزم سخن سجائی ہے۔ مگر یہ کلیم ید بیضا نہیں رکھتے۔ جو کچھ تو مجھ سے پوچھتا ہے اس کا بیان کرنا کافری ہے۔ وہ کافری شاعری کے حدود سے پرے ہے۔

حلاج ۔ جہاں کہیں تو رنگ و بو کی دنیا دیکھے۔ جس کی مٹی سے آرزو اگتی ہے تو سمجھ لے یا تو مصطفےٰ ص کے نور سے اس کی قیمت ہوتی ہے۔ اور یا وہ ابھی مصطفےٰ ص کی تلاش میں ہے۔

زندہ رود ۔ اگرچہ پوچھنا خطا ہے۔ میں آپ سے اس جوہر کا بھید دریافت کرتا ہوں۔ جس کا نام مصطفےٰ ص ہے۔ کیا وہ آدم ہے یا وجود کے اندر جوہر ہے۔ وہ جو کہ گاہے گاہے وجود میں آتا ہے۔

حلاج ۔ (۱) اس کے سامنے زمانے نے اپنی پیشانی فرسودہ کی ہے۔ اس نے اپنے آپ کو "عبدہٗ" فرمایا ہے۔

(۲) عبدہٗ تمہارے ذہن سے بالاتر ہے کیونکہ وہ "آدم" بھی ہے اور "جوہر" بھی۔

(۳) اس کا جوہر نہ عربی ہے اور نہ اعجمی ہے۔ وہ آدم بھی ہے اور آدم سے مقدم بھی ہے۔

(۴) "عبدہٗ" تقدیروں کا صورت گر ہے۔ اس کے اندر ویرانے اور آبادیاں ہیں۔

(۵) "عبدہٗ" جانفزا بھی اور جانستاں بھی ہے۔ "عبدہٗ" شیشہ بھی ہے اور سنگ گراں بھی ہے۔

(۶) عبد اور ہے اور عبدہٗ اور چیز ہے۔ ہم سراپا انتظار ہیں اور وہ منتظر (جس کا انتظار کیا جائے) ہے۔

(۷) عبدہٗ دہر ہے اور دہر "عبدہٗ" سے ہے۔ ہم تمام رنگ ہیں اور وہ بے رنگ و بو ہے۔

(۸) "عبدہٗ" کی ابتدا ہے مگر انتہا نہیں "عبدہٗ" کے لئے ہماری صبح و شام کہاں ہے۔

(۹) "عبدہٗ" کے بھید سے کوئی آگاہ نہیں عبدہٗ الا اللہ کے بھید کے سوا کچھ نہیں

(۱۰) لا الٰہ تلوار ہے عبدہٗ اس کی دھار ہے زیادہ صاف چاہتا ہے تو کہہ "ھو عبدہٗ"

(۱۱) "عبدہٗ" کائنات کا چند و چگوں ہے عبدہٗ کائنات کے باطن کا راز ہے۔

(۱۲) ان دو شعروں سے مدعا حاصل نہیں ہوگا۔ جب تک "ما رمیت" کے مقام کو تو نہ دیکھے

(۱۳) اے زندہ رود قال و اقوال سے گزر کر وجود کے اندر غرق ہو جا

زندہ رود ۔ میں عشق کی حقیقت کو کم سمجھتا ہوں۔ بتا کہ یہ کیا چیز ہے؟ دیدار میں ایک ذوق ہی ہے۔ بس دیدار کیا چیز ہے؟

حلاج ۔ اس آخر زمان کے دیدار کے معنے اس کے حکم کو اپنے اوپر جاری و ساری کرنا ہیں (یعنے اس کے احکام کی تعمیل کرنا ہے اس کے اسوہ حسنہ کی پیروی کرنا اس کی سنت پر چلنا ہے) تم بھی جہان میں انس و جان کا رسول بن کر زندگی بسر کرو تاکہ تم بھی اسی کی طرح انس و جان میں مقبولیت حاصل کرو۔ اس کے بعد پھر اپنا آپ کا نظارہ کرنا ہی اس کا دیدار ہے۔ اس کی سنت اس کے بھیدوں میں سے بھید ہے۔

عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی فتح عظیم

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق

امریکہ کے مشہور دشمنِ اسلام مسٹر ڈوئی کا انتہائی عروج کے بعد عبرتناک زوال

(از مکرم چودھری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔اے مبلغ اسلام مقیم امریکہ)

(گذشتہ سے پیوستہ)

ڈوئی کا دنیا کے گرد سفر اور اس کی گردشِ تقدیر

جیسا کہ شروع میں ذکر کیا جا چکا ہے۔ سیدنا حضرت احمدؑ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی ڈوئی کے متعلق پیشگوئی ۱۹۰۲ء اور ۱۹۰۳ء میں کی گئی۔ اب تک ناظرین پر یہ بھی واضح ہو چکا ہوگا۔ کہ اس وقت تک اس کا ستارہ اوجِ ترقی پر ہی جا رہا تھا۔ ۱۹۰۲ء میں کسے گمان تھا۔ کہ اب اس کا سارا کاروبار تیزی کے ساتھ تباہی کی غار میں گرتا چلا جائیگا۔ نیویارک کے جلسے کی ناکامی اس خوفناک انجام کی پیش خیمہ ضرور تھی۔ مگر ابھی تک صیہونی کا نظام پوری طاقت کے ساتھ شہر صیہون میں اور امریکہ سے باہر دوسرے ممالک میں مستحکم تھا۔ ایک مورخ مسٹر لینڈنز سے ڈوئی کے واقعات کو ۱۹۰۲ء تک بیان کرنے کے بعد لکھتا ہے:-

"جہاں تک ظاہربین نگاہ دیکھ سکتی تھی۔ اس وقت اس کی قسمت کا ستارہ ابھی اونچا ہی جا رہا تھا۔ بعض غیر خوشگوار واقعات کے باوجود جنرل اوورسیر ڈوئی اپنے کام کی ترقی سے مطمئن تھا۔ بلکہ ایک دفعہ تو (ان دنوں میں) اس نے جوش میں آکر کہا۔ کہ آئندہ پانچ سال میں صیہون کی حدود کے اندر پچاس ہزار لوگ بس رہے ہوں گے۔ اس نے لوگوں کی توجہ کو اس طرف منعطف کیا۔ کہ کس طرح کمال دانشمندی کے ساتھ پہلے ہی اس قدر زمین خریدی گئی ہے۔ جو دو لاکھ باشندوں کے لئے مکتفی ہو سکے۔ مسٹر ڈوئی اب دنیا کے مختلف علاقوں میں نئے زائن قائم کرنے کے تصورات کر رہا تھا۔" ص۱۷۶

اس سے قبل ۷ر جون ۱۹۰۲ء کے لیوز آف ہیلنگ میں ڈوئی خود بھی لکھ چکا تھا۔ کہ:-

"اگر ہم تین - چار - پانچ - چھ - سات یا زیادہ زائن آباد کر سکتے ہیں۔ اور ہر سال ایک ملین ڈالر حاصل کر سکتے ہیں۔ تو ہم ترک کو بھی خرید سکتے ہیں۔ ہم مسلمان کو بھی خرید سکتے ہیں۔ ہم یہودی اور مشرک کو بھی خرید سکتے ہیں۔ بلکہ ہم یروشلم کا دوبارہ قبضہ بھی کر سکتے ہیں۔ اور مسیح کی آمد کی تیاری میں زائن کے مقدس پہاڑ پر اسے تعمیر کر سکتے ہیں۔"

کامیابیوں سے مخمور ڈوئی نے چند ماہ بعد ۲۸ر فروری ۱۹۰۳ء کے اخبار لیوز آف ہیلنگ میں لکھا:-

"جہاں تک ہم جانتے ہیں۔ چرچ کی تاریخ میں کسی مقام پر کسی وقت بھی کوئی ایسے سات سال نہیں آئے۔ جن میں کسی تنظیم نے ہر جہت میں اتنی مکمل اور باکمال ترقی کی ہو۔ جتنی کہ ہماری چھوٹی سی تنظیم نے کی ہے۔"

یہ ڈوئی کی محض اپنی لاف زنی نہ تھی۔ بلکہ امریکہ کا پریس بھی اس کا معترف تھا۔ مثال کے طور پر نیویارک ڈیلی ٹریبیون اپنے ۱۲ر جولائی ۱۹۰۳ء کے پرچے میں ڈوئی کی دولت کا اندازہ کئی ملین ڈالر میں دیتا ہے۔ ڈوئی کے اخبار لیوز آف ہیلنگ نے اس کی اس وقت کی دولت کا اندازہ چودہ ملین ڈالر سے زائد ہی دیا۔ اب اس کا ارادہ یہ تھا۔ کہ امریکہ سے باہر آسٹریلیا اور یورپ میں بھی کامیابی کے اس مقام کو حاصل کرے۔ جو اسے امریکہ میں حاصل ہو چکا تھا۔ یہ تھی وہ اسکیم جس کو جامہ عمل پہنانے کے لئے وہ یکم جنوری ۱۹۰۴ء کو دنیا بھر کے سفر پر روانہ ہوا۔ اس سفر کے انتظامات کئی مہینے سے تزک و احتشام کے ساتھ ہو رہے تھے۔

آسٹریلیا میں اوورسیر والوا مختلف شہروں میں ہال کرایہ پر لے رہا تھا۔ اس نے زائن گارڈ کو اور وسعت دی۔ اور ڈوئی کی آمد پر ہر قسم کے انتظامات کئے۔ یورپ میں بھی اٹلی، سوئٹزرلینڈ جرمنی اور انگلستان میں اسی قسم کے انتظامات کئے جا رہے تھے۔ اس سلسلہ میں بعض منتظمین کو خاص طور پر لندن - زیورچ - پیرس اور دوسرے مقامات پر بھجوایا گیا۔ مسز ڈوئی تو جلسہ نیویارک کے بعد ہی زائن واپس آنے کی بجائے اپنے لڑکے کے ساتھ پیرس جا چکی تھیں۔ ڈوئی کا یہ بھی ارادہ تھا۔ کہ امریکہ کے جنوب مغربی حصہ میں اس موقعہ پر کچھ زرعی زمین بھی خرید کی جائے۔ اس لئے طے ہوا۔ کہ جنوب مغربی ریاستوں سے ہوتے ہوئے پہلے سان فرانسسکو پہنچا جائے۔ جہاں سے اسے آسٹریلیا کے لئے جہاز پر سوار ہونا تھا۔ ابھی تک اس کی کامیابی کا سکہ امریکہ میں اس طرح سے جما ہوا تھا۔ کہ جب بعض کمپنیوں کو اس کے اس ارادے کا علم ہوا۔ تو انہوں نے اس کو اس لمبے سفر کے لئے ریل کا ایک فرسٹ کلاس ڈبہ پیش کر دیا۔

اس سفر کے شروع کرتے ہوئے اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ تھا۔ کیونکہ اب اس کو اپنا دیرینہ خواب شرمندۂ تعبیر ہوتا نظر آ رہا تھا۔ مگر اس سفر کے زمانہ سے ہی اس کے قریبی مریدوں نے اس کی نفسانی خواہشات اور اس کے ذاتی جلب منفعت کے ارادوں کو بھی محسوس کرنا شروع کیا۔ موجودہ عیسائی دنیا تعدد ازدواج کے سخت خلاف ہے اور اس کی تعلیم و تلقین کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اس لئے اس کے ہم سفر قریبی ساتھیوں کے لئے یہ بات نہایت ہی حیرت و تعجب کا باعث تھی۔ کہ اس نے اس سفر کے شروع کرنے کے ایک دو دن بعد ہی اپنے اس محدود حلقے میں تعدد ازدواج کی حمایت میں بامعنی گفتگو شروع کر دی تھی۔ مورخ نیوکومب جو اس موقعہ پر ہم سفر تھا۔ اس کی ان گفتگوؤں کا خلاصہ اپنی کتاب میں دیتا ہے۔ اگرچہ ایسی گفتگو سے اس کے ساتھیوں پر یہ اثر ہوا۔ کہ ڈوئی درحقیقت اس پردے میں اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کے بہانے تلاش کر رہا تھا۔ تو اس شبہ کی تصدیق اس سفر کے بقیہ حصہ سے ہو گئی۔ چنانچہ جب یہ قافلہ ہانو لولو پہنچا۔ تو وہاں پر مسٹر ڈوئی نے جزیرہ ہوائی کی نیم عریاں نوجوان لڑکیوں کے ساتھ حسن رنگ میں تفریح اور دل لگی کی۔ اس کا نقشہ مسٹر نیوکومب اپنی کتاب میں تفصیل کے ساتھ کھینچتا ہے:-

ہانو لولو سے نیوزی لینڈ اور وہاں سے ڈوئی آسٹریلیا پہنچا۔ مسز ڈوئی بھی اپنے بیٹے سمیت فرانس سے یہاں پہنچ چکی تھیں۔ سب سے پہلا قیام ملبورن میں تھا۔ اس شہر کے ہر ہوٹل نے مسٹر ڈوئی اور اس کی پارٹی کو ٹھہرانے سے انکار کر دیا۔ ناچار مضافات میں اوورسیر والوا کے گھر پر ہی انہیں قیام کرنا پڑا۔ ملبورن میں دو ہفتے تک میٹنگیں ہوئیں۔ مگر وہ کامیابی جو کسی وقت ڈوئی کے ہمرکاب تھی۔ اب مفقود ہو چکی تھی۔ جس کا اثر لازماً اس کے مزاج پر بھی ہوا۔ چنانچہ یہاں پر قیام کے دوران میں اس نے اپنے ایک ساتھی کو جو لیوز آف ہیلنگ کے ایڈیٹر کی حیثیت میں ہم سفر تھا۔ غلیظ گالیاں دیں۔ ایڈیٹر مذکور نے فوراً صیہونی تحریک سے اعلان بیزاری کر دیا۔ اور اپنا رخت سفر باندھ کر اکیلا ہی یورپ کو چلتا بنا۔

ڈوئی کا قافلہ ملبورن سے ایڈیلیڈ پہنچا۔ یہاں پر اس کا پروگرام زیادہ تر آرام کرنے کا تھا۔ کیونکہ مسز ڈوئی کے رشتہ دار یہاں موجود تھے۔ جنہوں نے پہلے سے قیام کا انتظام کر رکھا تھا۔ ایڈیلیڈ میں مسٹر والوا نے ایک غیر معمولی جلسے کے لئے گورنمنٹ ایگزیبیشن بلڈنگ پہلے سے کرایہ پر لے رکھی تھی۔ یہ جلسہ ایک اتوار کو ہونا قرار پایا تھا۔ مگر اس سے پہلے جمعہ کے روز ایک عام میٹنگ میں مسٹر ڈوئی نے بعض ایسے کلمات کہے۔ جن کی وجہ سے آسٹریلیا کے قیام بلکہ بقیہ سارے سفر کا پروگرام بدل گیا۔ اس نے کہا:-

"(جب مسیح کے آنے کا وقت آئیگا تو اس وقت) زمینی بادشاہ جو ناپاکی کے ساتھ اس دنیا پر حکومت کرتے ہیں۔ ان کو پیچھے ہٹنا پڑے گا۔ شاہ ایڈورڈ کو اپنے تخت سے نیچے اترنا پڑیگا۔ کیونکہ وہ بادشاہوں کے بادشاہ کے ماتحت حکومت نہیں کر سکتا۔ ہر کوئی جانتا ہے۔ کہ اس کا کوئی مذہب نہیں ہے۔" (نیوکومب ص۳۰۸)

یہ معمولی الفاظ نہ تھے۔ بادشاہ کی اہانت ان دنوں پبلک کو بھڑکانے کے لئے کافی تھی۔ جونہی اس میٹنگ کی اطلاع لوگوں کو ہوئی۔ وہ سخت مشتعل ہو گئے۔ ادھر تقریر کے بعد ڈوئی اپنے گھر پہنچا۔ اُدھر اسکو اطلاع ملی۔ کہ گورنمنٹ نے ایگزیبیشن بلڈنگ میں اتوار کو ہونے والی میٹنگ بند کر دی ہے۔ مسٹر ڈوئی نے ٹیلیفون پر وزیر اعظم کے پاس اپیل کی۔ مگر اس نے صاف جواب دیا۔ کہ گورنمنٹ اپنی پراپرٹی پر بادشاہ کی ہتک کروانے کو تیار نہیں۔ مجبوراً اس کو اپنا بوریا بستر آسٹریلیا سے باندھنا پڑا۔ یورپ کی راہ اس کا ہندوستان بھی ٹھہرنے کا پروگرام تھا۔ مگر کولمبو پہنچ کر اس نے یہ ارادہ بھی منسوخ کر دیا۔ اور اسی جہاز پر یورپ کو روانہ ہوا۔ مورخ نیوکومب کہتا ہے۔ کہ تختہ جہاز پر اس کا محبوب مشغلہ ایک خوبصورت ایکٹرس کے ساتھ Shuffle Board کھیلنا تھا۔

اس سفر سے قبل روزانہ سارا خاندان لمبی عبادت کے لئے جمع ہوا کرتا تھا اب وہ سب عبادتیں نسیاً منسیا ہو چکی تھیں۔ یورپ میں اس کا جہاز مارسیلز کی بندرگاہ پر لنگر انداز ہوا۔ یہاں پہنچتے ہی اسے ایک اور زبردست دھکا لگا۔ صیہون سے آنے والی ڈاک میں اس کے مقرر کردہ جانشینوں کا ایک خط بھی تھا۔ جس میں انہوں نے اپنے لیڈر ڈوئی کی مالی پالیسی پر سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے اس سے درخواست کی تھی۔ کہ وہ اپنی فضول خرچیوں سے باز آجائے۔ آسٹریلیا میں ناکامی کے بعد یورپ میں اس خط کے ساتھ اس کا استقبال ذلت پر ذلت تھی۔ غم و غصہ میں بھرپور ڈوئی سوئٹزرلینڈ اور جرمنی کو روانہ ہوا۔ برلن میں اس نے امریکن سفیر سے خواہش کی۔ کہ وہ قیصر جرمنی سے اس کی ملاقات کروائے۔ مگر سفیر مذکور نے اس کی اس خواہش کی تعمیل سے صاف انکار کر دیا۔

یہاں۔ ... اہتمام کیا ہے۔ کورٹ آف وارڈ ... نے سسٹم سے کہیں بڑھ کر۔ نابالغوں کے حقوق کو

باقی ص

تازہ فہرست چندہ امداد درویشان وفدیہ رمضان وغیرہ

(از مورخہ ۵ - ۶ - ۵۳ تا مورخہ ۲۱ - ۶ - ۵۳)

نیز کچھ اپنے متعلق

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

گذشتہ اعلان کے بعد جن احباب (بہنوں اور بھائیوں) کی طرف سے چندہ امداد درویشان وغیرہ کی مد میں رقوم وصول ہوئی ہیں۔ ان کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضل و کرم سے حسنات دارین سے نوازے اور ان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین

افسوس ہے کہ اپنے اپریشن کی وجہ سے جو لاہور میں ہوا۔ میں اپنے دفتر سے قریباً ایک ماہ علیحدہ رہنے پر مجبور ہو گیا۔ اور اسی لئے یہ فہرست جلد شائع نہیں کرائی جا سکی۔ اس لئے دوستوں کو اس فہرست میں بعض پرانی رقوم نظر آئیں گی جنہیں اس سے قبل شائع ہو جانا چاہیئے تھا۔ ابھی اس فہرست کا کچھ حصہ باقی رہتا ہے۔ جو عنقریب شائع کرا دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ حسب سابق ساتھ ساتھ اشاعت ہوتی رہیگی وباللہ التوفیق۔

میری صحت ایک عرصہ سے خراب ہے۔ اور اپریشن کی ضرورت بھی نقرس کی وجہ سے پیش آئی۔ جس کی وجہ سے دائیں کہنی کی جگہ پر ایک بڑی غدود (برسا) پانی یعنی سیرم سے بھر کر باہر نکل آئی تھی۔ اپریشن تو خدا کے فضل سے اچھا ہو گیا ہے۔ مگر بخار اب بھی ہو جاتا ہے۔ اور کمزوری بھی کافی ہے۔ اور ہاتھ بھی کچھ کانپتا ہے دوست اپنے اس کمزور بھائی کو دعاؤں میں یاد رکھ کر عند اللہ ماجور ہوں۔ تا آخر تک خدمت دین کا موقعہ ملتا رہے اور خدا کی رضا حاصل ہو۔ جزاکم اللہ خیرا (مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ہند ربوہ) ۶ - ۶ - ۵۳

(۱) بیوہ خان محمد اکرم خان صاحب دُرّانی ڈب ضلع پشاور (فدیہ رمضان) ۳۰-۰-۰

(۲) بیگم صاحبہ مرزا رشید احمد صاحب کراچی " ۳۰-۰-۰

(۳) محمود دین صاحب انور بی۔ اے بی۔ ٹی شاہ پور صدر پریذیڈنٹ جماعت از طرف رضیہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ ملک خدا بخش صاحب (افطاری برائے درویشان) ۱۰-۰-۰

(۴) حبیب الرحمن صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ (فدیہ رمضان برائے درویشان) ۲۰/-/-

(۵) حضرت سیدہ اُم داؤد صاحبہ رتن باغ لاہور (برائے صدقہ بکرا) ۲۰-۰-۰

(۶) اخوند ڈاکٹر عبد العزیز صاحب دادو سندھ (امداد درویشان) ۳۰-۰-۰

(۷) ماسٹر خیر الدین صاحب محلہ پورن نگر سیالکوٹ از طرف خود (فدیہ رمضان برائے درویشان) ۱۰-۰-۰

(۸) " " از طرف بشیر الدین طاہر صاحب " ۱۵-۰-۰

(۹) " " امۃ السلام صاحبہ " ۱۵-۰-۰

(۱۰) احمد علی صاحب سائیکل ڈیلر ربوہ (امداد درویشان) ۱-۰-۰

(۱۱) " از طرف والدہ صاحبہ خود " ۱-۰-۰

(۱۲) مولوی محمد احمد صاحب جلیل ربوہ " ۱-۰-۰

(۱۳) چوہدری محمد اسحاق صاحب معاون وکیل المال ربوہ " ۱۰-۰-۰

(۱۴) خالد لطیف صاحب کراچی بک ڈپو کراچی از طرف والدہ صاحبہ خود (فدیہ رمضان برائے درویشان) ۱۵/-

(۱۵) " " (امداد درویشان) ۵/-/-

(۱۶) میاں غلام محمد صاحب اختر لاہور (صدقہ برائے مستحق درویشان) ۱۰-۰-۰

(۱۷) بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب کراچی از طرف بیگم صاحبہ چوہدری نبی احمد صاحب (فدیہ رمضان) ۱۰۰/-/-

(۱۸) صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ منیر احمد صاحب کراچی " ۱۱/۸/-

(۱۹) از لجنہ اماء اللہ کراچی (فطرانہ) دفتر محاسب میں جمع کرا دیا گیا۔ ۳۲-۸-۰

(۲۰) ایم عبد الرحیم صاحب پراچہ معرفت ایم عبد الرحیم اینڈ سنز ملتان (فدیہ رمضان برائے درویشان) ۳۰/-/-

(۲۱) میاں عبد المجید صاحب ابنالوی خالصہ کالج محلہ پروفیسران لائلپور (فدیہ رمضان) ۱۰-۰-۰

(۲۲) حلیمہ بیگم سیٹھی صاحبہ چکوال ضلع جہلم (برائے امداد درویشان) ۵-۰-۰

(۲۳) ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب احمدی کراچی از طرف بیگم صاحبہ خود (فدیہ رمضان) ۳۰-۰-۰

(۲۴) چوہدری بشیر احمد صاحب اسکونڈی ربوہ (امداد درویشان) ۵-۰-۰

(۲۵) اہلیہ صاحبہ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے جمونی ربوہ " ۵-۰-۰

جوہر ادیب عرب صاحب کراچی بذریعہ چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر (فدیہ رمضان) ۱۵/۰/-

عبدہ صورت گر تقدیر ہا (برائے مساکین) ۱۰۰-۰-۰

عبدہ ہم جانفزا ہم جانستاں (معرفت سید محمد حسین شاہ صاحب) ۱۰-۰-۰

(۲۹) ملک شیر بہادر خان صاحب گورنمنٹ پنشنر خوشاب (امداد درویشان) ۱۰-۰-۰

(۳۰) ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب احمدی کراچی از طرف دختر خود ڈاکٹر امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ (فدیہ درویشان) ۳۰/۰

(۳۱) چوہدری محمد شریف صاحب وکیل منٹگمری (امداد درویشان) ۳۰/-/-

(۳۲) شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس ریٹائرڈ گوجرانوالہ حال ربوہ (فدیہ رمضان برائے درویشان) (اس اعلان کے وقت محترم شیخ صاحب فوت ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ مرحمت فرمائے) ۲۵-۰-۰

(۳۳) " " از طرف اہلیہ صاحبہ خود (فدیہ رمضان برائے درویشان) ۱۵-۰-۰

(۳۴) " " از طرف ایک خاتون جو نام ظاہر نہیں کرنا چاہتی " ۱۰-۰-۰

(۳۵) مصلح الدین سعدی صاحب معرفت فلپس الیکٹریکل کمپنی چٹاگانگ بنگال (امداد درویشان) ۵۰/۰/-

(۳۶) چوہدری شمشیر علی صاحب بھکر میانوالی " ۲۴-۰-۰

(۳۷) چوہدری مدد علی صاحب بلاک ۱۶ کراچی (صدقہ برائے درویشان) ۲۰-۰-۰

(۳۸) نصرت افزا بانو صاحبہ معرفت عبد الرشید صاحب بھٹی سیالکوٹ (امداد درویشان) ۱۰-۰-۰

(۳۹) اہلیہ صاحبہ ملک محمد الدین صاحب کراچی (فدیہ رمضان) ۱۰-۰-۰

(۴۰) عبد الرحیم صاحب احمدی مولوی کلاتھ ہاؤس گوجرانوالہ (امداد درویشان) ۵-۰-۰

(۴۱) احمد دین صاحب (احمدیت زندگی) سمبڑیال لوی کراچی ۲-۰-۰

(۴۲) ہمشیرہ مخدوم نذیر احمد صاحب بھیرہ بذریعہ مخدوم محمد ایوب صاحب امیر جماعت احمدیہ بھیرہ (امداد درویشان) ۳۰/-

(۴۳) امۃ القیوم صاحبہ بنت چوہدری عنایت اللہ صاحب بہلول پور سیالکوٹ (نذرانہ درویشان) ۱۰/۰

(۴۴) محمود بیگم صاحبہ اہلیہ صدر دین صاحب کھوکھر کراچی (فدیہ رمضان) ۵/-/-

(۴۵) " " (امداد درویشان) ۵-۰-۰

(۴۶) حمیدہ عارف صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کوئٹہ منجانب اہلیہ صاحبہ مرزا معظم بیگ صاحب کوئٹہ (فدیہ رمضان) ۱۵/۰

(۴۷) " " اہلیہ صاحبہ ملک کرم الٰہی صاحب وکیل کوئٹہ " ۱۱-۰-۰

(۴۸) چوہدری جلال الدین صاحب راولپنڈی بذریعہ چوہدری ظہور احمد صاحب ربوہ (امداد درویشان) ۱۰-۰-۰

(۴۹) محمد مستقیم صاحب سیکرٹری مال معرفت مولوی نور محمد صاحب اور رسیر علی پور ضلع مظفر گڑھ ۳۵/۰

تقرر امراء جماعت ہائے احمدیہ پاکستان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل امراء کا تقرر ۳۰۔ اپریل ۱۹۵۶ء تک منظور فرما لیا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں :-

مولوی غلام رسول صاحب = امیر حلقہ چانگریاں ضلع سیالکوٹ

چوہدری محمد علی صاحب ریٹائرڈ پٹواری = نائب امیر حلقہ چانگریاں ضلع سیالکوٹ

شیخ مظفر الدین صاحب = امیر پشاور

مرزا عبد الحق صاحب = " سرگودھا

چوہدری عبد اللہ خاں صاحب = امیر کراچی

میاں عبد السلام صاحب = امیر سید والا ضلع شیخوپورہ

محمد نصیر صاحب = امیر حلقہ امار کھڈیہ باجوہ ضلع سیالکوٹ

مولوی محمد صاحب = امیر مشرقی پاکستان

چوہدری اسد اللہ خان صاحب — امیر لاہور

قاضی محمد اسلم صاحب — نائب امیر لاہور

ڈاکٹر عبد الحق صاحب — امیر لاہور

لاہور کے دو حلقے ہوں گے۔ ایک حلقہ میں چوہدری صاحب اور دوسرے حلقہ میں ڈاکٹر صاحب امیر ہوں گے۔ اسی طرح دو نائب امیر۔ (ایڈیشنل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

چندہ مسجد مبارک ربوہ!

یہ امر احباب کرام کے ذہن نشین کرایا جا چکا ہے کہ مسجد مبارک ربوہ کی تکمیل ابھی باقی ہے۔ اس وقت پانی کے لئے کنوآں کھدوایا جا رہا ہے۔ اور بجلی کی فٹنگ بھی عنقریب بجلی آنے پر ہوگی۔ اس کے علاوہ وضو کے لئے ٹونٹیاں بھی لگوانی ہیں۔ اس غرض کے لئے بیس اکیس ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔

امراء جماعت اور پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ آئندہ جمعہ کے روز احباب کرام میں اس چندہ کے ادا کرنے کی تحریک فرما کر ممنون فرمائیں۔ اور اس طرح سے جو رقم وصول ہو وہ بمد چندہ مسجد مبارک ربوہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی خدمت میں بھجوا کر ممنون فرمائیں (ناظر بیت المال)

درخواست ہائے دعا

(۱) قریباً دو ماہ سے بیمار ہوں مورخہ ۱۶ - ۶ - ۵۳ کو ہسپتال کوہاٹ میں نے نیچو دنو اسیر کا اپریشن کرایا۔ جو کہ کامیاب نہیں ہوا۔ اب دوبارہ اپریشن کروانے کا ارادہ ہے۔ چونکہ پہلے سے کہیں بڑا ہو گا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ (عبد القادر حنیف اکونٹنٹ گالونی فلور ملز لائلپور)

(۲) عاجز بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں دور فرمائے۔ (عبد الغفور احمدی مدرس رحیم یار خان ریاست بہاولپور) (۳) میرا بچہ پاؤں جل جانے کی وجہ سے تکلیف میں ہے۔ احباب بچہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں :-

(احمد حسین ہیڈ کاتب المصلح)

قرآن کریم بلحاظ کامل شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ثبوت ہے

از مکرم مولوی عبدالمنان صاحب عمر ایم اے

۲

قرآن مجید کی یہ برکت ہے کہ عربی زبان بھی اس کی بدولت آج تک زندہ موجود ہے۔ دیگر کتب کی السنہ مردہ ہو چکی ہیں۔ مگر قرآن کی ضیا پاش کرنوں نے زبان عربی میں زندگی کا نور پھونکتے ہوئے اسے ہمیشہ کے لئے منور کر دیا ہے۔ اور یہ عظمت کسی اور کتاب کو حاصل نہیں اس سے بڑھ کر یہ کہ قرآن مجید کے ہزاروں نہیں لاکھوں حفاظ پیدا ہوئے۔ اور موجودہ دور میں بھی کثرت سے ایسے لوگ موجود ہیں۔ گویا قرآن کتابی شکل میں ہی محفوظ نہیں بلکہ لاکھوں نفوس کے سینوں میں بھی مکمل طور پر موجود ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

نہ ہو اسلام کیوں ممتاز دنیا بھر کے دینوں میں
وہاں مذہب کتابوں میں یہاں قرآن سینوں میں

غرض قرآن مجید مختلف جہتوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ثبوت ہے۔ وہ کونسی خوبی ہے جو قرآن مجید میں نہیں پائی جاتی وہ کون علم ہے جس سے یہ خالی ہو ؎

جمیع العلم فی القرآن لکن | تقاصر عنہ افہام الرجال

ہر خوبی اور اس کا پیش کردہ ہر علم ایسا بلند پایہ ہے کہ دل اس کی حلاوت سے مسحور ہو جاتا ہے۔

اس وقت میں آپ کے سامنے صرف اس چیز کو پیش کرتا ہوں۔ کہ کس طرح قرآن مجید بلحاظ شریعت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا زندہ ثبوت ہے۔ قرآن مجید کے نظام شریعت میں ایسی ایسی زبردست خصوصیات پائی جاتی ہیں جن کی بنا پر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا زندہ ثبوت بن جاتا ہے۔ اور جارج سیل کے الفاظ میں ہم یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

"کسی انسان کا قلم ایسی معجز نما کتاب نہیں لکھ سکتا یہ ایک مستقل معجزہ ہے جو مردوں کو زندہ کرنے کے معجزہ سے بہت بلند ہے۔"

قرآنی شریعت کی سب سے پہلی خصوصیت یہ ہے۔ کہ یہ جامع ہے آج تک دنیا جن تعلقات سے آباد چلی آ رہی ہے۔ اس کے جملہ پہلوؤں کے متعلق قرآن مجید میں احکام موجود ہیں۔ یہ انسانی ضروریات کے ہر شعبہ پر حاوی ہے۔ نور ایمان کے ہر متلاشی کے لئے ہدایت کا سامان یہاں موجود ہے۔ جس کی نگاہ کے سامنے قرآن موجود ہے اس کے سامنے حضرت ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ۔ عیسیٰؑ۔ اور دیگر تمام انبیاء کے صحیفے ہیں۔ کوئی روحانی صداقت ایسی نہیں جو قرآن مجید سے باہر ہو۔ اس کا اپنا دعویٰ فیھا کتب قیمۃ (بینہ ع ۱) کا ہے یہ ایسی جامع شریعت ہے کہ اس میں ہر نوع ہر قسم ہر گروہ اور ہر صنف انسانی کے لئے ہدایت و نور سمٹ کر سما گیا ہے۔ افریقہ و ایشیاء کا کوئی قبیلہ آج اگر عیسائی ہوتا ہے تو اس کو مذہب کی تلقین گو انجیل سے ہوتی ہے لیکن تہذیب و تمدن اور عملی زندگی کا سبق یورپ کے خود ساختہ قوانین معاشرت سے سکھایا جاتا ہے۔ لیکن اسلام میں جس قرآن مجید سے مذہب سکھایا جاتا ہے۔ وہاں اسی سے تہذیب و تمدن کے قوانین بھی بتائے جاتے ہیں۔ غرض یہ ایک ایسا آئینہ ہے جس میں ہر شخص اپنے جسم و روح ظاہر و باطن قول و عمل کی درستی و اصلاح کو دیکھ سکتا ہے۔

یاالٰہی ترا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

قرآنی شریعت کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ یہ جامع ہی نہیں بلکہ کامل بھی ہے۔ اس نے جو تعلیم ہمارے سامنے رکھی ہے وہ تکمیل کے بلند ترین نقطہ تک پہنچی ہوئی ہے۔ خود اس کا اپنا دعویٰ ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (مائدہ ع ۱)

موٹے طور پر اسلامی شریعت کے دو جزو ہیں۔ ایک کا تعلق انسان کے دل اور باطن کے ساتھ ہے۔ اور دوسرے کا انسان کے جسم اور ظاہر کے ساتھ۔ پہلے کو ایمان اور دوسرے کو عمل کہتے ہیں۔ اور اسی کو قرآن مجید نے الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات (سورۃ بقرہ ع ۹) کے الفاظ سے ادا کیا ہے۔ عمل کے تین حصے ہیں عبادات۔ معاملات اور اخلاق۔ پس ایمان کے ساتھ مل کر اسلامی شریعت کے یہی چار جزو ہیں۔ اور ان میں سے کوئی حصہ غیر واضح اور نامکمل نہیں اسلامی تعلیمات کے وسیع دفتر کا پھیلاؤ بیان کرنا اس وقت ممکن نہیں۔

گذشتہ انبیاء کے پیغامات قدیم اقوام کے عقائد متفقہ نیز کارخانہ عالم کے عجائبات اور اس کے حیرت انگیز انتظام اور انسانی فطرت کے علاوہ دیگر بے شمار امور کو پیش کر کے خالق کائنات کی ہستی کے ناقابل تردید شواہد جمع کر دیئے ہیں مسئلہ وجود کے بعد اللہ تعالیٰ کو تمام صفات حسنہ کا جامع قرار دیتے ہوئے توحید کو حقیقی شان میں جلوہ گر کیا گیا ہے اور پھر وہ حقائق پیش کئے گئے ہیں جو دیگر باطل عقائد کو پاش پاش کر دیتے ہیں۔ ذات۔ صفات۔ عبادات و اقوال غرضیکہ ہر پہلو سے خدا کی وحدانیت کو روشن دلائل سے ثابت کیا ہے۔

دنیا مانے یا نہ مانے حقیقت یہی ہے۔ کہ قرآن مجید ہی وہ کتاب ہے جس نے خدا کی توحید کو قائم کیا اور اس کے حسین چہرہ کی ایسی دلکش تصویر کھینچی کہ ایک عالم کو بیتاب کر دیا اس سلسلہ میں یاس و ناامیدی کا قلع قمع کرتے ہوئے لقائے الٰہی کا وعدہ دیا ہے۔ اور قبولیت دعاء۔ کلام الٰہی کے نزول اور صفات الٰہیہ کے ظہور کو بطور نشان قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں مسئلہ تقدیر مسئلہ رسالت اور بعث بعد الموت پر سیر کن بحث کی ہے۔ ان مضامین کو پڑھ کر انسانی روح وجد میں آ جاتی ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ انسان سب دنیوی علائق کو توڑ کر آسمان کی طرف پرواز کرنے لگ گیا ہے۔

(۱) عملی پہلو کے لحاظ سے قرآنی شریعت نے عبادت الٰہی کی اہمیت اور اس کی تفصیلات کو شرح و بسط سے بیان فرمایا ہے اور اصولی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوۂ حسنہ قرار دیکر یہ الفاظ آپ کی زبان مبارک سے ادا کرائے ہیں۔ قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین (انعام ع ۲۰)

قرآن مجید کی یہ آیت عبادت کے نقطۂ کمال کی آئینہ دار ہے۔ قرآن کی یہ امتیازی خصوصیت ہے کہ اس نے رہبانیت اور ترک دنیا کو ناجائز قرار دیا ہے۔ اسلام پیہم جد و جہد اور مسلسل سرگرمی کا نام ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ گوشہ نشینی اور پہاڑوں کی غاروں میں بیٹھ کر خدا کو یاد کرنا حقیقی عبادت ہے۔ قرآن اسے بیکاری اور نامردانگی سے تعبیر کرتا ہے۔ پس گو اسلام سرتاپا مجاہدہ ہے مگر خلوت میں نہیں بلکہ میدان میں نکل کر۔ قرآن کا پیغام ترک خواہش نہیں بلکہ تصحیح خواہش ہے۔ قرآن نے نماز روزہ ذکر وغیرہ متعدد عبادات کا ارشاد فرمایا ہے۔ مگر ہر موقعہ پر جسم اور روح دونوں کو قائم رکھا ہے اس کی ہر عبادت مومن کے لئے ایک نیا پیغام پیش کرتی ہے۔ کہیں نماز میں سجدہ کرتے ہوئے اپنی عبودیت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ تو کہیں قربانی کرتے ہوئے تصویری زبان میں اپنی جان کو اپنے حقیقی مولا کے اشارہ پر نثار کرنے کا عہد و پیمان کیا جاتا ہے۔ ایک طرف روزہ بیکس فلاکت زدہ اور فاقہ مست افراد کی اندرونی کیفیت کا نقشہ آنکھوں کے سامنے لے آتا ہے۔ تو دوسری طرف بیت اللہ کا حج۔ حضرت ابراہیم اور حضرت ہاجرہ کی جانبازی کا نظارہ پیش کر دیتا ہے۔

(۲) عبادات کے بعد اخلاق حسنہ پر زور دیا گیا ہے۔ اخلاق حسنہ طبعی حالتوں کو ان کے محل و موقعہ پر استعمال کرنے کا نام ہے۔ قرآن کا یہ کمال ہے کہ اس نے اس تعریف میں خود انسان کے اپنے نفس کو بھی شامل کیا ہے۔ اخلاق کی دو اقسام ہیں۔ اخلاق قلب اور اخلاق جوارح۔ چونکہ ظاہر و باطن دونوں ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں اس لئے۔ اسلام نے نہ صرف قلبی اخلاق میں نمایاں تغیر پیدا کرنے کے مختلف طریق بتائے ہیں۔ بلکہ ظاہری عادات و اطوار کو تمام نقائص سے محفوظ رکھنے کے لئے ایک ایسا پاکیزہ ماحول تجویز کیا۔ جو روحانیت کے اعلیٰ مقام پر پہنچا دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن نے پاکیزگی کی طرف بار بار توجہ دلائی اور فی الحقیقت ظاہری پاکیزگی پر جسقدر قرآن نے زور دیا ہے۔ اور کسی کتاب نے نہیں دیا۔ قرآن نے بتایا کہ صاف جسم سے صاف روح پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے خوراک کے لئے حلال اور طیب ہونا ضروری ہے۔

ایک اور رنگ میں حفاظت کے لئے ظاہری اعضاء کو چند قیود سے مقید کیا۔ وہ عفت کا جوہر ہے۔ انجیل کہتی ہے کہ انسان کو عورت کی طرف بری نظر سے نہیں دیکھنا چاہیئے۔ گویا نیک نیتی سے دیکھنے کی عام اجازت ہے۔ مگر اسلام نے بہر حال غض بصر کا ارشاد فرمایا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس نے کس خوبی سے ہر ایک نقص کے منبع اور سرچشمہ کو مسدود کرنے کے لئے احکام جاری کئے ہیں۔ غض بصر کے علاوہ عورت کو پردہ کا حکم دیا ہے۔ تا عورت اپنے چہرہ بدن اور لباس کی زینت کو غیر محرم مرد پر ظاہر نہ کرے۔ اس حد بندی کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔ جس سے سراسر سوسائٹی کی بہبودی اور اخلاق کی حفاظت مقصود ہے۔ ایک مسلمان عورت پردہ کے معاملہ میں ہر طرح آزاد ہے۔ پردہ اس طرف متوجہ کرتا ہے۔ کہ عورت کے کام کی اصل جگہ گھر ہے۔ جہاں اس کے ہاتھوں قوم کے نونہال پلتے ہیں۔ یہ ایسا نازک کام ہے کہ اگر عورت صرف اسی کام کو خیر و خوبی کے ساتھ سرانجام دے تو وہ ملک اور قوم کی بہترین محسنہ بن سکتی ہے۔ اور قوم کے بچے مستقبل میں اخلاق کا بلند معیار قائم کرنے میں کامیاب ہو کر ہر نئی نسل کو بری عادات سے محفوظ کر سکتے ہیں۔

(۳) انسانی تعلقات و معاملات کے لحاظ سے ہمیشہ قوانین تمدن اور معاشرت کو گہرے طور پر مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اور اس کو خاص اہمیت دی جاتی ہے۔ بایں وجہ شریعت اسلامیہ کا یہ حصہ نہایت وسیع ہے۔ تمدن کو عموماً تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ (اول) اہلی تمدن (دوئم) بادشاہت و ملوکیت کے قوانین اور (سوم) مختلف ممالک کے باہمی تعلقات۔ اہلی تمدن کا بیشتر حصہ شادی۔ اولاد۔ ظہار۔ لعان۔ طلاق اور تعدد ازدواج نیز ورثہ کے مسائل پر مشتمل ہے۔ علاوہ ازیں خاندان۔ یتامیٰ۔ فقراء۔ پڑوسی۔ مسافر کے احکام پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بات خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ قرآن نے یتیمیٰ اور غرباء کی حفاظت کے لئے۔ خاص اہتمام کیا ہے۔ کورٹ آف وارڈ کے سسٹم سے کہیں بڑھ کر۔ نابالغوں کے حقوق کو

باقی صفحہ ۶ پر

مقبوضہ کشمیر کے وزیراعظم شیخ محمد عبداللہ کی برطرفی اور گرفتاری کے بعد ہندوستانی فوج نے سری نگر میں فائرنگ شروع کردی

یوراج کرن سنگھ نے یہ کارروائی حکومت ہند کی ہدایت پر کی ہے۔ ریاست میں پاکستان کے حق میں مظاہرے

نئی دہلی ۱۰ اگست۔ رائٹر نے نئی دہلی سے خبر دی ہے۔ کہ ہندوستانی فوجی دستوں نے شیخ عبداللہ کی برطرفی اور گرفتاری کے بعد کل شام سری نگر میں مظاہرین پر گولی چلادی۔ یہ معلوم نہیں ہوسکا۔ کہ گولی چلانے سے کتنے آدمی ہلاک یا زخمی ہوئے۔ سری نگر کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ یہ مظاہرین پاکستان کے حق میں نعرے بلند کر رہے تھے۔ اور پولیس اور فوج پر پتھر پھینک رہے تھے۔ مقبوضہ کشمیر کے وزیراعظم شیخ محمد عبداللہ کو جو گذشتہ پانچ سال سے وزیراعظم چلے آتے تھے۔ کل صبح ساڑھے چار بجے صدر ریاست یوراج کرن سنگھ کے حکم سے برطرف کردیا گیا تھا۔ اس حکم کے چند گھنٹے بعد شیخ عبداللہ کے عہد کے نائب وزیر اعظم بخشی غلام محمد نے مقبوضہ کشمیر کے نئے وزیر اعظم کی حیثیت سے حلف وفاداری اٹھالیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سابق مہاراجہ ہری سنگھ کے لڑکے یوراج کرن سنگھ نے یہ اقدام نئی دہلی سے آمدہ ہدایات کی روشنی میں کیا ہے۔ پتہ چلا ہے۔ کہ یوراج کو شیخ عبداللہ کو برطرف کرنے کی ہدایت صدر جمہوریہ بھارت ڈاکٹر راجندر پرشاد نے وزیر اعظم پنڈت جواہرلال نہرو کے مشورہ کے تحت دی تھی۔ ادھر حکومت ہندوستان کے ایک ترجمان نے اس امر کی پرزور تردید کی ہے۔ کہ یوراج نے شیخ عبداللہ کی برطرفی کا فیصلہ حکومت ہند کے مشورہ کے بعد کیا تھا۔ ترجمان مذکور نے کہا۔ کہ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ حکومت کو تمام حالات سے آگاہ رکھا گیا۔ لیکن اسے ان واقعات کے رونما ہونے کے بعد یہ اطلاعات ملیں۔ پنڈت نہرو آج ایوان زیریں میں شیخ عبداللہ کی برطرفی کے متعلق ایک بیان دے رہے ہیں۔

شیخ عبداللہ کی برطرفی کے بعد مقبوضہ کشمیر میں وسیع پیمانے پر گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ شیخ عبداللہ اور ان کے سابق وزیر خزانہ مرزا مرزا افضل بیگ کو کل سری نگر سے تیس میل دور گلمرگ کے مقام پر گرفتار کرکے کسی نامعلوم جگہ پر بھیج دیا گیا۔ تاکہ وہ قانون کی خلاف ورزی کے مرتکب نہ ہوسکیں۔ یا التوائے جنگ کی سرحد پار نہ کرسکیں۔ بھارتی فوج کو التوائے جنگ کی سرحد پر کڑی نظر رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اس کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ جس کسی شخص کو مشتبہ حالت میں سرحد پار کرتے دیکھا جائے۔ اسے گولی مار دی جائے۔ شیخ عبداللہ اور مرزا افضل بیگ کے علاوہ تیس ممتاز افسروں اور لیڈروں کو بھی گرفتار کرلیا گیا ہے۔ یہ سب لوگ وہ ہیں۔ جو شیخ عبداللہ کے سرگرم حامی تھے۔ ان لوگوں میں محکمہ اطلاعات ونشریات کے سابق ڈائرکٹر جنرل پرنسپل انفارمیشن آفیسر شیخ عبداللہ کے پرائیویٹ سکرٹری اور محکمہ سیاحت کے ڈائرکٹر بھی شامل ہیں۔ شیخ عبداللہ پر بیرونی طاقتوں سے ساز باز کرنے۔ ریاست کے استحکام اور سلامتی کو برباد کرنے۔ اقربا نوازی خویش پروری اور بدعنوانی کے الزامات لگائے گئے ہیں ــــ ان گرفتاریوں کے علاوہ شیخ عبداللہ اور مرزا افضل بیگ کے مقرر کردہ سات افسروں کو بھی برطرف کردیا گیا ہے۔ یہ افسر سب کے سب مسلمان ہیں۔ پولیس اور ریاستی فوج سے بھی مسلمان افسروں کو نکالا جارہا ہے۔ ان کے گھروں کی تلاشیاں بھی لی جارہی ہیں۔ کشمیر میں ان حالات کے رونما ہونے کے بعد بھارت اور مقبوضہ کشمیر کے درمیان مواصلات بالکل منقطع ہوگئے ہیں۔ ٹیلیفون پر بھی بہت کافی حد تک پابندی ہے۔ اور صرف سرکاری افسر ٹیلیفون پر بات چیت کرسکتے ہیں۔ ہوائی سروس پہلے ہی دو دن سے بند ہے۔

شیخ عبداللہ کی کابینہ کی برطرفی کے متعلق صدر ریاست کی طرف سے کل مندرجہ ذیل فرمان شائع کیا گیا۔ "صدر ریاست نے شیخ محمد عبداللہ کو جموں اور کشمیر کی وزارت عظمیٰ سے برخواست کرکے ان کی کابینہ کو برطرف کردیا ہے۔"

"صدر ریاست نے بعد میں بخشی غلام محمد کو شرف ملاقات بخشا۔ جو ریاستی اسمبلی میں اکثریت والی پارٹی کے نائب قائد ہیں۔ بخشی غلام محمد نے وزیر اعظم کا عہدہ قبول کرنے پر رضامندی کا ظاہر کی۔ اور صبح کو انہوں نے صدر ریاست کے سامنے اپنے عہدہ کا حلف اٹھا لیا۔ وزیر اعظم کے مشورہ کے مطابق مسٹر گردھاری لال ڈوگرہ نے بھی بطور ایک وزیر کے حلف اٹھا لیا۔"

"گذشتہ شام صدر ریاست نے شیخ محمد عبداللہ کو بلایا۔ اور ان اختلافات پر شدید تشویش کا اظہار کیا۔ جو ان کی کابینہ میں نمودار ہورہے تھے۔ یوراج نے شیخ عبداللہ پر زور دیا۔ کہ وہ فوراً اس صورت حال کی اصلاح کریں۔ اور کابینہ میں یکجہتی اتحاد اور نظم ونسق چلانے کے لئے وزراء میں دوستانہ ماحول پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ یہ ملاقات معمول کے مطابق ختم ہوگئی۔ بعد میں رات کے وقت یوراج نے شیخ عبداللہ کو ایک خط لکھا جس میں کہا گیا تھا۔ "آپ مجھے یقین دلانے میں ناکام ہوگئے ہیں۔ کہ کابینہ کے اختلافات کو ختم کردیا جائے گا۔ ان حالات میں یوراج کو مجبوراً یہ فیصلہ کرنا پڑا ہے۔ کہ موجودہ کابینہ زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رکھی جاسکتی۔ اس لئے میں افسوس کے ساتھ آپ کو مطلع کرتا ہوں۔ کہ میں نے اس کابینہ کو جو آپ کی سرکردگی میں کام کررہی ہے برطرف کردیا ہے۔"

شیخ عبداللہ کی برطرفی سے اس بحران کا ایک باب ختم ہوگیا ہے۔ جو کشمیر میں چار مہینے سے جاری تھا۔ اور جس نے کشمیر کے بھارت کے ساتھ الحاق کی نوعیت کے سوال پر شیخ عبداللہ اور بخشی غلام محمد اور ان کے حامیوں کو الگ الگ کیمپوں میں منقسم کردیا تھا۔ "شیر کشمیر" کی برطرفی کی فوری وجہ یہ ہوئی۔ کہ انہوں نے پرسوں اپنے ایک وزیر مسٹر شام لال صراف سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا۔ لیکن مسٹر صراف نے استعفیٰ دینے سے انکار کردیا اس انکار نے شیخ عبداللہ کو سخت الجھن میں ڈال دیا۔ کیونکہ وہ بطور خود کسی وزیر کو برطرف نہیں کرسکتے تھے۔ ان کے لئے آخری چارہ کار یہی تھا۔ کہ وہ پوری کابینہ کا استعفیٰ پیش کردیتے۔ لیکن اس صورت میں وہ جانتے تھے۔ کہ انہیں دوبارہ کابینہ بنانے کی دعوت نہیں دی جائے گی۔ لیکن شیخ عبداللہ کے اس اقدام سے صدر ریاست کو ایک زریں موقع ہاتھ آگیا۔ اور انہوں نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے شیخ عبداللہ پر کابینہ کے اختلافات کو ختم نہ کرنے کا ذمہ دار ٹھہرا کر ان کی وزارت کو برطرف کردیا۔ شیخ عبداللہ پر ایک الزام یہ بھی لگایا جارہا ہے۔ کہ دہلی میں ان کا پنڈت نہرو سے جو معاہدہ ہوا تھا سو وہ اس پر عمل درآمد کے معاملہ میں بھی ٹال مٹول سے کام لے رہے تھے۔ حکومت کشمیر نے کل ایک میمورنڈم بھی شائع کیا۔ جو شیخ عبداللہ کی کابینہ کے تین سابق وزیروں نے انہیں جمعہ کے دن دیا تھا۔ یہ میمورنڈم بخشی غلام محمد شام لال صراف اور ڈوگرہ کی طرف سے اس میں کہا گیا تھا۔ کہ شیخ عبداللہ بلاوجہ بھارت سے تعلقات خراب کررہے ہیں۔ حالانکہ بھارت سے تعلقات کا فیصلہ کرنا عوام کا حق ہے۔ شیخ عبداللہ نے جو حالات پیدا کردیئے ہیں ان سے غیر ملکی طاقتیں فائدہ اٹھائیں گی۔ میمورنڈم میں یہ بھی الزام لگایا گیا ہے۔ کہ نگرانی کے فقدان کے باعث نظم ونسق میں خرابیاں پیدا ہوگئی ہیں۔

بخشی کی نشری تقریر

مقبوضہ کشمیر کے نئے وزیر اعظم بخشی غلام محمد نے آج شام سری نگر ریڈیو سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر میں جو قومی بحران کی حالت پیدا ہوگئی تھی۔ اس پر قابو پاتے کے لئے نئی

وزارت بنانے کی ضرورت محسوس کی گئی ہے۔ ہم نے حکومت کی ذمہ داری اپنے ان پرانے ساتھیوں سے لی ہے۔ جن کے کاندھے سے کاندھا ملا کر ہم نے آزادی کی جنگ لڑی تھی۔ ہم عرصہ سے دیکھ رہے تھے۔ کہ ہمارے یہ ساتھی ریاست میں جمہوریت کا نام ونشان مٹانے کی کوشش کررہے تھے۔ یہ ان اصولوں کو بھلا رہے تھے۔ جن کی بنیاد پر یہاں جمہوریت قائم کی گئی تھی۔ کچھ عرصہ سے ظاہر ہورہا تھا۔ کہ یہ لوگ قومی مفاد سے غداری کرنے والے ہیں۔ یہ سب لوگ ان کے ہاتھ میں کھیل رہے تھے۔ جو ریاست کو ٹکڑے ٹکڑے کردینا چاہتے تھے۔ جب بعض غیر ملکی طاقتوں کی حمایت حاصل ہوتی خطرہ پیدا ہوگیا تھا۔ کہ اگر اس صورت حال کا مقابلہ نہ کیا گیا۔ تو یہ لوگ غیر ملکی سازشوں کا شکار ہوکر ان کے ناپاک ارادوں کو کامیاب بنادیں گے۔ ریاست کشمیر کو بھارت یونین میں ایک خاص داخلی خودمختاری کی حیثیت حاصل ہے۔ مگر اب بعض عناصر اسے پاکستان یا بھارت میں مکمل طور پر شامل کردینا چاہتے ہیں۔ ان حالات سے فائدہ اٹھا کر بعض مفاد پرست لوگوں کو "آزاد کشمیر" کا سبز باغ دکھانے لگے تھے۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ راستہ بہت ہی خطرناک تھا۔ ہند کی خارجہ پالیسی سے کشمیر کو بہت فائدہ ہے۔ ساری دنیا بھارت کی اس پالیسی کی تعریف کرتی ہے۔ ریاست کے بھارت سے الحاق کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایجنسی فرانس کی اطلاع کے مطابق بخشی نے کہا۔ "ہم بھارت اور کشمیر کی مشترکہ شہریت کا خیر مقدم کریں گے۔ اس سے ہمیں بہت فائدے پہنچیں گے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ غیر ملکی طاقتوں کی مداخلت کے بغیر کشمیر پر پاکستان اور بھارت میں پرامن سمجھوتہ ہوجائیگا۔ بخشی نے کہا۔ میں کشمیر کی پاکستان میں شمولیت کے خلاف ہوں۔ اور میری طے شدہ رائے ہے۔ کہ ہمیں بھارت کے ساتھ رہنا چاہیئے۔

درخواست دعا

میرا بچہ لئیق احمد بارہ روز سے بعارضہ نمونیہ بیمار ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(خورشید احمد اسسٹنٹ ایڈیٹر روزنامہ المصلح کراچی)

سندھ کے چار وزراء اوائل ستمبر میں اپنے دفاتر حیدرآباد منتقل کرلیں گے!

حیدرآباد (سندھ) ۱۰ اگست:۔ حکومت سندھ کے چار وزراء پیر علی محمد راشدی میر علی نواز۔ قاضی محمد اکبر اور مسٹر جی ایس کیہر نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اپنے دفاتر کو حیدرآباد سندھ منتقل کر دیں۔ ان کے ہیڈ کوارٹرز کراچی سے اس ماہ کے آخر یا ستمبر کے اوائل میں حیدرآباد چلے جائیں گے۔ وزیر اعلیٰ کے مشیر مسٹر مبارک علی شاہ نے اپنا دفتر حیدرآباد میں قائم کر دیا ہے۔ حکومت نے ۵ ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی دفاتر کے انتقال عارضی کے سلسلہ میں بنادی ہے۔ جس کے ممبران میر غلام علی تالپور۔ پیر علی محمد راشدی۔ قاضی محمد اکبر مسٹر جی۔ ایس کیہر اور مسٹر مبارک علی شاہ ہیں۔ یہ کمیٹی پرانی تجاویز پر غور کر رہی ہے۔ اور وزارت کو اندرون سندھ منتقل ہونے کا مشورہ دے گی۔ عارضی طور پر دفاتر اور رہائش کی عمارتوں کی تعمیر کے لئے حکومت سندھ مرکز سے کم از کم ۵ کروڑ روپے ان ۲۰ کروڑ میں سے پہلے طلب کرے گی جو کراچی کا معاوضہ ہے ....

.... حکومت سندھ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ مرکز کے لئے سندھ نے ۲/۱-۲ کروڑ کی لاگت سے عارضی دفاتر تعمیر کئے تھے۔ وہ رقم بھی اب سندھ کو ملنی چاہیئے۔ مرکز سے رقم ملتے ہی دفاتر اور رہائشی عمارتوں کی تعمیر شروع ہو جائے گی۔

کولہاپور میں فساد سے ۵ آدمی زخمی!

کولہاپور ۱۰ اگست:۔ یہاں دو جلوسوں میں فساد ہو گیا۔ اور دست بدست جنگ ہوتی رہی۔ جس میں پانچ آدمی زخمی ہو گئے۔ پولیس نے فوراً مداخلت کرکے ہنگامہ کو زیادہ بڑھنے سے فوراً روک دیا۔ اور ۲۳ آدمیوں کو گرفتار کر لیا۔ پرانا طریقہ یہ ہے۔ کہ یہ دونوں جلوس ایک ایک مندر میں پانی لے جا کر مورتی کو نہلاتے ہیں۔ پچھلے جمعہ کو جب کہ دو جلوس مختلف مقامات سے اٹھے تھے ایک نقطہ پر آکر جمع ہو گئے۔ اور اس بات پر جھگڑنے لگے کہ کونسا جلوس کس راستے سے روانہ ہو۔ جھگڑے نے اشتعال پکڑا کہ فساد ہو گیا۔ اور کئی آدمی زخمی ہو گئے۔

گنگا اور گومتی میں کشتیاں الٹنے سے ۱۳۵ افراد ڈوب گئے!

نئی دہلی ۱۰ اگست:۔ کانپور سے خبر آئی ہے۔ کہ ہندلی کے قریب دریائے گنگا میں ایک کشتی الٹ جانے سے ۳۵ ڈوب گئے۔ یہ کشتی طوفانی ہوا اور تند لہروں کی تاب نہ لا سکی۔ ایک اور اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ بنارس کے قریب ۱۲۵ مسافروں سے لدی ہوئی ایک کشتی دریائے گومتی میں الٹ گئی۔ اس حادثہ میں ایک سو سے زیادہ مرد عورتیں اور بچے ڈوب گئے۔ امدادی جماعتیں ذرا دیر سے موقعہ واردات پر پہنچیں اور صرف ۲۵ عورتوں اور بچوں کو بچا سکیں۔ کشتی کے ملاحوں کو زیادہ مسافر لادنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

محمد علی ۲۲ تاریخ کو لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر منتخب ہوں گے۔

ڈھاکہ ۱۰ اگست:۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کابینہ میں اس وقت تک توسیع نہ کی جائے گی جب تک وزیر اعظم مسٹر محمد علی کو پاکستان لیگ پارلیمانی پارٹی کا لیڈر نہ منتخب کر لیا جائے۔ وہ ۲۲ اگست کو پارٹی لیڈر منتخب ہوں گے۔ اور اس کے بعد مرکزی کابینہ میں توسیع کی جائے گی۔ اس توسیع کے بعد ہی صوبائی کابینہ میں تبدیلی ہوگی۔ مشرقی بنگال کے وزیر مال مسٹر تفضل علی حال ہی میں کراچی سے لوٹے ہیں۔ اور وزیر اعظم سے ان کی بات چیت ہو چکی ہے۔ لیکن وزیر اعظم نے ان کے کابینہ میں شامل کئے جانے کے متعلق کوئی قطعی بات نہیں کی ہے۔ وزیر اعظم نے ابھی ان کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا۔

لنکا کی حکومت کے مستعفی ہونے کا مطالبہ

کولمبو ۹ اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کل رات کولمبو میونسپل کونسل نے گیارہ کے مقابل چودہ ووٹوں سے ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ سرکار کی طرف سے راشن کی قیمتوں میں اضافہ کے خلاف ایک روزہ ہڑتال اور پرامن مظاہرہ کیا جائے۔ کونسل نے حکومت سے مزید مطالبہ کیا ہے کہ وہ مستعفی ہو کر نئے انتخابات کرائے۔

حکومت سندھ اندھوں کے لئے سکول کھولے گی

حیدرآباد ۱۰ اگست۔ قاضی محمد اکبر وزیر تعلیم سندھ نے یہاں ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت حیدرآباد میں اندھوں کے سکول کھولنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ صوبہ میں ہزارہا اندھے ایسے ہیں۔ جن کی تعلیم اور روزی کمانے کا کوئی بندوبست نہیں۔ اب کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ انہیں اس انداز سے تعلیم دی جائیگی۔ کہ وہ اپنی روزی کمانے کے قابل ہو سکیں گے۔ آپ نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت اس سلسلہ میں وزیر اعلیٰ کے مشیر سید مبارک علی شاہ کی خدمت سے فائدہ اٹھائے گی۔ سید صاحب خود نابینا ہونے کے باوجود ڈبل گریجوایٹ ہیں۔ اور اس سلسلہ میں ان کے مشورے یقیناً سودمند ہوں گے۔

یوم استقلال پر قیدی رہا کئے جائیں گے

بغداد الجدید ۱۰ اگست معلوم ہوا ہے۔ کہ بہاولپور گورنمنٹ نے یوم استقلال کی تقریب سعید پر بکسی قیدیوں کو رہا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں جن قیدیوں کو رہا کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ انہیں ابھی تین ماہ تک اور جیل میں رہنا تھا۔

سندھ میں بارش زدہ لوگوں کی امداد کیلئے پچاس ہزار روپے کی منظوری!

کراچی ۱۰ اگست:۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت سندھ نے سندھ کے بارش زدہ عوام کی امداد کے لئے ۵۰ ہزار روپے کی رقم منظور کی ہے۔ وزیر مالیات قاضی محمد اکبر نے بتایا ہے۔ کہ ان کی سفارش پر صوبائی وزیر اعلیٰ نے عوام کی مدد کے لئے ۵۰ ہزار روپے کی رقم کی منظوری دے دی ہے۔ اس رقم کا نصف یعنی ۲۵ ہزار روپے حیدرآباد کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں۔ رقم میں سے دس ہزار روپے میرپورخاص میں اور دس ہزار روپے سکھر میں خرچ کئے جائیں گے۔ بتایا گیا ہے کہ بارش سے حیدرآباد (سندھ) کے عوام کو جن میں زیادہ تعداد "غیر آباد سندھیوں" کی ہے۔ بہت نقصان پہنچا ہے۔ دوسرے علاقوں کی بھی یہی حالت ہے۔ اس لئے اب ... مذکورہ ضلعوں کے کلکٹروں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ ان لوگوں کو مالی امداد دیں۔ تاکہ جو تباہی آئی ہے۔ اس کا کسی حد تک ازالہ ہو سکے۔ سندھ کے وزیر اعلیٰ پیرزادہ عبد الستار نے آج شام ایک اعلان جاری کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ حالیہ سخت بارشوں سے سندھ میں "غیر آباد سندھیوں" کو جو شہروں میں آباد تھے بڑا نقصان ہوا۔ ان کی امداد کے لئے حکومت نے پچاس ہزار روپے کی رقم منظور کی ہے۔ پیرزادہ عبد الستار نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ غیر آباد سندھیوں کی فوری آبادکاری اور نگہداشت کی سخت ضرورت ہے۔ تاکہ یہ لوگ صوبے کی زندگی میں اپنا جائز کردار ادا کر سکیں۔ بتایا گیا ہے کہ ضلع کلکٹروں کو فوری امداد کے لئے اقدام کرنے اور دارالحکومت سے حکومت کو تمام حالات سے مطلع رکھنے کی ہدایت بھی کر دی گئی ہے۔

سری نگر کے قریب لاری کے پہاڑ سے لڑھکنے سے ۲۵ افراد ہلاک

نئی دہلی ۱۰ اگست:۔ سری نگر سے خبر آئی ہے۔ کہ وہاں سے امرناتھ کو یاتری لے جانے والی ایک لاری پوری کے قریب ایک غار میں گر کر تباہ ہو گئی۔ اس حادثہ میں ۲۵ یاتری ہلاک ہو گئے۔ ہلاک شدگان کی لاشیں سری نگر پہنچا دی گئی ہیں۔ اس حادثہ میں صرف ایک آدمی زندہ بچا۔ اسے علاج کے لئے پوری کے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کا بیان ہے۔ کہ یہ لاری یاتریوں کو سری نگر کی طرف لا رہی تھی۔ کہ ۵۰۰ فیٹ گہرے غار میں گر گئی جس زخمی کو ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے اس کی حالت بھی نازک ہے ۲۴ افراد تو فوراً ہلاک ہوئے اور ایک عورت نے چند گھنٹے بعد دم توڑ دیا۔

پنجاب جناح عوامی لیگ نے "جناح مسلم لیگ" کے پرانے نام سے صوبہ میں کام کرنے کا فیصلہ کر لیا

لاہور ۱۰ اگست:۔ پنجاب جناح عوامی لیگ کی مجلس عاملہ اور پنجاب اسمبلی میں اس جماعت کے نمائندوں کے ایک مشترکہ جلسہ نے کل پاکستان جناح عوامی لیگ سے ... "جناح مسلم لیگ" کے نام سے استحکام کرنے کا فیصلہ کیا۔ جلسہ میں ایک قرارداد کے ذریعہ مسٹر سہروردی کے خلاف عدم اعتماد کا اظہار کیا گیا اور ان پر الزام لگایا گیا۔ کہ وہ کل پاکستان بنیاد پر جناح عوامی لیگ کا آئین تک تیار نہ کر سکے۔ اور مغربی و مشرقی پاکستان کو قریب تر لانے میں ناکام رہے جلسہ نے راجہ حسن اختر مسٹر عبد الرحیم اور ڈاکٹر غلام نبی کو جناح مسلم لیگ سے خارج کرنے کا فیصلہ کیا۔

ہنگورو کو ۱۹ اگست کو پھانسی دیجائیگی

حیدرآباد (سندھ) ۱۰ اگست:۔ سندھ اسپیشل ٹربیونل کے جج غلام حیدر زبیری کے فیصلہ کے مطابق سندھ کے مشہور ڈاکو رحیم ہنگورو کو اس مہینے کی ۱۹ تاریخ کو پھانسی دی جائے گی جیل کے حکام کو اس فیصلہ سے مطلع کر دیا گیا ہے۔

متروکہ املاک کا تصفیہ کرنے کے لئے وزیر اعظم نے نیا فارمولا تیار کر لیا!

بمبئی ۱۰ اگست:۔ اخبار ٹائمز آف انڈیا بمبئی کے نامہ نگار مقیم کراچی کا بیان ہے۔ کہ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی متروکہ املاک کا تصفیہ حل کرنے کے لئے ایک ایسا فارمولا بنا رہے ہیں جو اس چھ سالہ نزاع کو ختم کر دینے کا باعث بنے گا۔ یہ تو معلوم نہیں۔ کہ اس فارمولا میں کیا ہے۔ مگر خیال یہ ہے۔ کہ یہ فارمولا ایسا ضرور ہوگا جو نہ صرف پاکستان و بھارت کی حکومتوں کے لئے قابل قبول ہوگا بلکہ دونوں ملکوں کے تارکان وطن بھی اسے قبول کر لیں گے۔ بھارتی نمائندے مسٹر کھنہ نے وزیر اعظم کے سامنے ایک تفصیلی نوٹ پیش کیا تھا جس میں اس تصفیہ کو حل کرنے کا طریقہ تجویز کیا گیا تھا وزیر اعظم نے اس سلسلہ میں مسٹر کھنہ سے کئی بار بات چیت کی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر اعظم پاکستان نے مسٹر کھنہ سے کہا ہے کہ وہ اپنے قیام کی مدت میں مزید توسیع کر دیں۔

قادیان میں عیدالاضحیہ کی قربانی

(از حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب ایم۔اے)

عیدالاضحیہ قریب آرہی ہے۔ اور بعض دوست قادیان میں قربانی کرانے کے خواہشمند ہوا کرتے ہیں۔ پس اگر کوئی دوست اس سال بھی قادیان میں قربانی کروانا چاہیں۔ تو وہ بلاتوقف فی جانور تیس روپے کے حساب سے میرے دفتر ربوہ میں رقم بھجوا دیں۔ تاہم اس کے متعلق قادیان میں فوری ہدایت بھجوا سکیں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ میری علالت کی وجہ سے اس سال وقت بہت تنگ ہو گیا ہے۔ (میں ایک اپریشن کی غرض سے لاہور گیا تھا۔ اور وہاں قریباً ایک ماہ بیمار رہ کر اب واپس آیا ہوں) لیکن اب بھی اگر دو چار دن کے اندر اندر ہمیں رقم پہنچ جائے۔ تو امید ہے۔ اس کا انتظام ہو سکے گا۔ اس سے زیادہ دیر ہونے پر انتظام ممکن نہیں ہوگا۔ یاد رہے کہ قادیان میں بکرے یا کھیڑ وغیرہ کی قربانی ہو سکتی ہے۔ گائے کی قربانی نہیں ہو سکتی۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ قربانی کا اصل مقام انسان کی اپنی جائے رہائش ہے۔ لیکن خاص حالات میں یا خاص اغراض کے ماتحت دوسری جگہ بھی قربانی ہو سکتی ہے۔

(خاکسار مرزا بشیر احمدؐ دفتر حفاظت مرکز یہ ربوہ) ۶ $\frac{8}{53}$

پتہ مطلوب ہے

شیخ بشیر احمدؐ ولد پیر عبدالرشید صاحب ڈیرہ دونی کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال)

وفات } میری والدہ صاحبہ اہلیہ راجہ عبدالرؤف خاں سابق پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ راولپنڈی مورخہ ۳۱ جولائی بروز جمعہ وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب سے گذارش ہے۔ کہ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ منیرالدین احمدؐ معرفت مولوی احمد خاں صاحب نسیم ربوہ

عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی فتح عظیم

(بقیہ صفحہ ۳)

اس لئے اسے اپنے ایک ماتحت اوورسیر کے گھر پر پناہ لینی پڑی۔ پہلی میٹنگ میں ہی مشتعل لوگوں نے مقام اجتماع کا محاصرہ کر لیا۔ اور جنرل اوورسیر ڈوئی کو بھیس بدل کر وہاں سے بھاگنا پڑا۔ اس رات تو وہ اپنا نام بدل کر ایک ہوٹل میں چھپا رہا۔ مگر ہوٹل والوں کو جلدی پتہ لگ گیا۔ اس لئے انہوں نے اسے فوراً نکل جانے پر مجبور کیا۔ ڈوئی صاحب مجبوراً فرانس بھاگ گئے۔ اور جہاز کے چلنے سے ایک رات قبل واپس لورپول پہنچے۔ اور اس طرح آسٹریلیا اور یورپ دونوں سے منہ کی کھا کر بحسرت و یاس نیویارک کو واپس روانہ ہوئے۔

نیویارک پہنچتے ہی مقامی اخباروں کے نامہ نگاروں نے مختلف قسم کے سوالات کرنے شروع کئے خاص طور پر ان کا موضوع یہ تھا۔ کہ انگلستان سے نیویارک تک جو خوبصورت دوشیزہ اس کے ساتھ رہی ہے۔ وہ کون ہے؟ مگر اس کے ہوشیار ساتھیوں نے ان کو کچھ پتہ نہ لگنے دیا۔ اس کے باوجود اخباروں نے اس کی آمد کی خبر دیتے ہوئے ان کی "خوبصورت دوشیزہ ہمسفر" کا خاص طور پر ذکر کیا۔

اُدھر یورپ میں آسٹریلیا میں یہ حال ہوا۔ ادھر صیحون کی مالی حالت کے تنزل کی خبر اس کو پہلے سے مل چکی تھی۔ اس نے یہ سفر بڑے طمطراق کے ساتھ شروع کیا تھا۔ مگر اس کا انجام مر حاظ سے

قرآن کریم بلحاظ کامل شریعت (بقیہ صفحہ ۵)

محفوظ کر دیا ہے۔ نیز قرآن کا یہ زبردست کارنامہ ہے۔ کہ اس نے غلامی ایسی خطرناک لعنت کے خلاف سب سے پہلے آواز بلند کی ہے۔ اور اسے ہر رنگ میں ممنوع قرار دیا ہے۔ اسلام کے رو سے صرف جنگی قیدیوں کو پکڑا جا سکتا ہے۔ اور وہ بھی شدید خونریز جنگ میں۔ قید کے بعد اسلام نے صرف دو راستے تیار کئے ہیں۔ یا انہیں احسان کر کے رہا کر دیا جائے۔ یا بطور معاوضہ کچھ رقم لے کر آزاد کر دیا جائے۔ اور اگر اسے رقم نہ مل سکے۔ تو مکاتبت کرنا فرض ہے۔ تا قید کی زنجیر میں پھنسنے والے بدنصیب جلد از جلد آزادی کا سانس لے سکیں۔ تمدن کا دوسرا حصہ آئین حکومت سے تعلق رکھتا ہے۔ اسلام دنیا میں سب سے پہلا مذہب ہے۔ جس نے اپنے تمدنی اور دیگر نظاموں کی بنیاد اس امر پر رکھی ہے۔ کہ حقیقی بادشاہت خدا کو ہی حاصل ہے۔ جس نے انتخابی حکومت کا اصول مقرر کیا ہے۔ جس نے لوگوں کی عزت۔ جان اور مال کی حفاظت کو حکومت کا مقصد قرار دیا ہے۔ جس نے حکومت کو ملکیت نہیں۔ ایک امانت قرار دیا ہے۔ جس نے حاکم کو افراد کے درمیان عدل کرنے کی تاکید فرمائی۔ اور اسے خدا کے سامنے جوابدہ قرار دیا ہے۔ (باقی)

۴ خسران و نکبت کے ساتھ ہوا۔ نیویارک کے جلسے کے بعد ذلت کا یہ دوسرا زبردست دھکا تھا۔ جو ڈوئی کو لگا۔

تاجروں کے لئے ایک ضروری ہدایت

"تاجروں کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ سلسلہ کے اخبارات میں اشتہار دیا کریں"

یورپ میں اشتہارات کا بہت رواج ہے۔ وہ کہتے ہیں اشتہارات سے ہماری یہ غرض نہیں ہوتی۔ کہ کوئی شخص ہم سے سودا لے۔ بلکہ ہماری غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ لوگ ہمارا نام جاننے لگ جائیں اور وہ سمجھیں کہ فلاں بڑی مشہور فرم ہے۔ لیکن ہمارے ہاں اشتہارات دینے والے یہ سوچتے ہیں کہ ہمیں اس کے بدلہ میں کتنے پیسے ملیں گے اسی طرح شہروں کی دیواروں پر جو اشتہارات لگائے جاتے ہیں۔ ان کی غرض بھی یہی ہوتی ہے کہ تعارف ہو جائے مثلاً ہماری جماعت میں ھاگورا والے ہیں۔ ملیریا کی دوائی بیچتے ہیں۔ یہ تو معلوم نہیں کہ دوائی ملیریا کو فائدہ بھی کرتی ہے یا نہیں۔ لیکن ھاگورا کو سب جانتے ہیں۔ چاقوؤں پر بھی اب انہوں نے ھاگورا لکھوایا ہے۔ تو اصل تجارتی ذہنیت یہی ہے بیشک اشتہارات سے اخبار بھی مضبوط ہوتا ہے۔ مگر تاجروں کو خود بھی بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ ملتان ہاؤس والوں کا اخبار میں اشتہار چھپتا ہے۔ اور لوگ ان کے نام سے واقف ہیں۔ اگر خدانخواستہ ان کا بٹوہ گم ہو جائے اور وہ کسی سے جا کر کہیں کہ میں ملتان ہاؤس والا ہوں۔ میرا بٹوہ گم ہو گیا ہے۔ مجھے اتنے روپوں کی ضرورت ہے تو فوراً مدد کے لئے تیار ہو جائے گا۔ اور کہے گا کہ ان کا نام میں نے سنا ہوا ہے۔ لیکن اگر نام مشہور نہ ہو تو دوسرا ڈرتا ہے کہ شائد یہ کوئی چور ہی نہ ہو"

تاجر احباب کی توجہ اس ارشاد کی طرف دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ جلد از جلد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور اپنے امام کا حکم مان کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اس کام کے متعلق سکرٹریان امور عامہ ۱۵ $\frac{9}{53}$ تک رپورٹیں دفتر ہذا میں بھجوائیں۔ نائب ناظر امور عامہ

عہدہ داران جماعت توجہ فرمائیں

مالی سال رواں کی پہلی سہ ماہی ۳۱ $\frac{7}{53}$ کو ختم ہو گئی ہے۔ حسب دستور سابق جماعت ہائے احمدیہ کے تدریجی بجٹ تین ماہ کے مقابلہ میں وصولی کا گوشوارہ شائع کیا جائے گا۔ اس لئے عہدہ داران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اپنی اپنی جماعتوں کے دوستوں کا بقایا چندہ لازمی (چندہ عام حصہ آمد اور منظوریات) ان چند ایام میں وصول کر کے ارسال فرمائیں۔ ناظر بیت المال

تھل میں گریجوایٹوں کی آبادکاری

گرانٹ پچاس ایکڑ ہوگی۔ عطیہ گیر کو اس میں رہائش پذیر ہونا لازم ہوگا۔ دیگر شرائط (۱) ایک سال کے اندر پانچ ایکڑ باغ یا ذخیرہ کی داغ بیل اور آبپاشی کے لئے کنواں لگوانا (۲) پانچ سال میں باغ یا ذخیرہ کی تکمیل (۳) چھ ایکڑ میں ترکاریاں اور ۱۲$\frac{1}{2}$ ایکڑ میں فصلیں اگانا (۴) ہر سال پانچ ایکڑ فصل بغرض کھاد دفنانا۔ قیمت ڈیڑھ صد روپیہ فی ایکڑ ۔ ستر ششماہی اقساط میں ادا ہو سکتی ہے۔ خواہشمند گریجوایٹ بیکار پنشنر ۱۵ $\frac{9}{53}$ تک درخواست اپنے حلقہ کے ڈپٹی کمشنر کالونائزیشن آفیسر کو پانچ روپے کا ٹکٹ لگا کر اور ضروری مجوزہ فارم میں پر کر کے دیں۔ (سول ملٹری لاہور ۲۸ $\frac{7}{53}$) ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

تاجروں کی توجہ کے لئے

جملہ احمدی تاجر احباب جن کا سامان ایجنسیوں کے ذریعہ فروخت ہوتا ہے۔ دفتر ہذا کو اپنی ایجنسیوں کی شرائط اور مفصل تفاصیل سے ۳۰ $\frac{8}{53}$ تک آگاہ فرما کر مشکور فرمائیں۔ جماعتوں کے سکرٹریان امور عامہ اس بات کے ذمہ دار ہوں گے۔ کہ یہ اعلان ایسے تمام تاجروں تک پہنچا دیا جائے۔ جنہوں نے ایجنٹ رکھے ہوئے ہیں۔ یا اپنا مال ایجنٹوں کی معرفت فروخت کرانا چاہتے ہیں۔ نائب ناظر امور عامہ ربوہ

اوورسیروں کی ضرورت

راولپنڈی میں ایک ٹھیکیدار صاحب کو چھ سات قابل ہوشیار اور محنتی اوورسیروں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ معقول کی جائے گی ضرورت مند احباب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی سے خط و کتابت کریں۔ نائب ناظر امور عامہ ربوہ